ممتاز مفتی کے افسانوی ادب میں نفسیات نگاری

تحقیقی مقالہ

پی ایچ۔ڈی (اُردو)

۲۰۰۴ء

نگران

ڈاکٹر سہیل احمد خاں

چیئرمین شعبۂ اُردو

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی۔ لاہور

مقالہ نگار

عبدالکریم خالد

ایسوسی ایٹ پروفیسر

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، لوئر مال۔ لاہور

جامعۂ پنجاب۔ لاہور

ممتاز مفتی کے افسانوی ادب میں نفسیات نگاری

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ ڈی (اردو)

عبدالکریم خالد

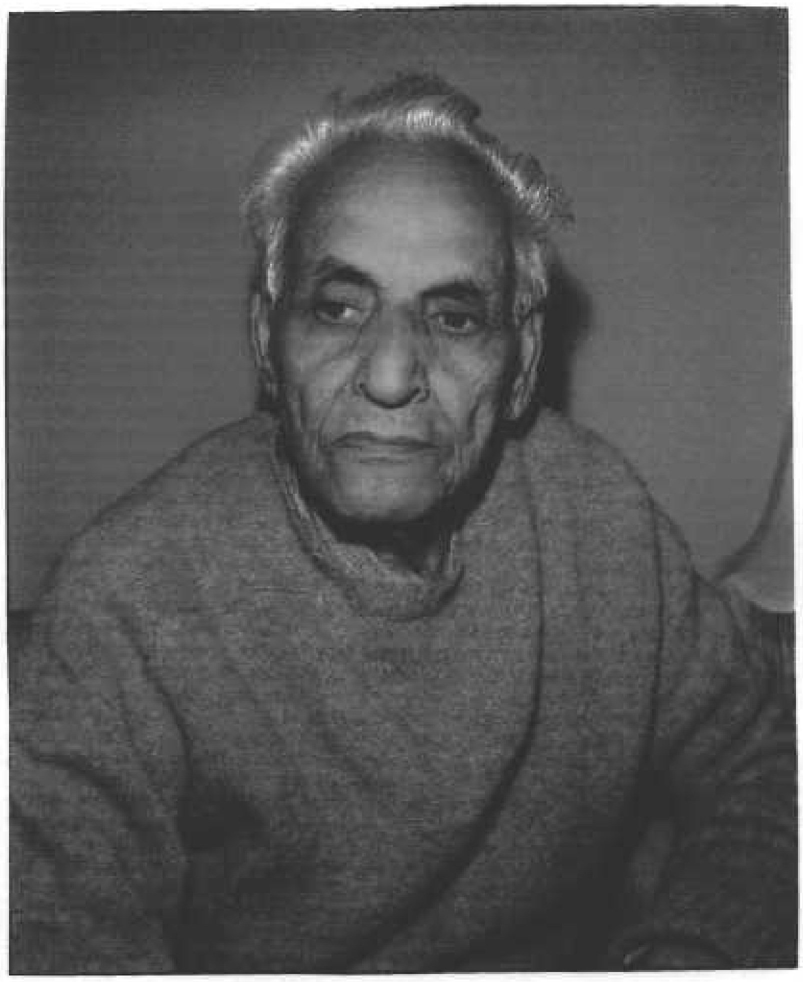

ممتاز مفتی کے افسانوی ادب میں نفسیات نگاری

M-1955 2
DATA ENTERED

تحقیقی مقالہ

پی ایچ۔ڈی (اُردو)

۲۰۰۴ء

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

نگران
ڈاکٹر سہیل احمد خاں
چیئرمین شعبۂ اُردو
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی۔لاہور

مقالہ نگار
عبدالکریم خالد
ایسوسی ایٹ پروفیسر
گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن،لوئر مال۔لاہور

جامعۂ پنجاب۔لاہور

انتساب

اپنے والدِ ماجد محترم عبدالقادر مرحوم

کے نام

جو میرے لئے زندگی کا قرینہ تھے

⌘⌘⌘

ترتیب

ترتیب

معلوم کی بازیافت — عبدالکریم خالد

باب اول — ۱۴

ممتاز مفتی ــــ احوال و آثار

ممتاز مفتی (۱۹۰۵ء۔۱۹۹۵ء) کی نوے سالہ زندگی ــــ ایک کھلی کتاب ــــ اتفاقات کا کرشمہ ــــ دروں بیں شخصیت ــــ خاندانی پس منظر ــــ خاندان مفتیاں ــــ مورثِ اعلیٰ شیخ فیروز ولی ــــ شیخ احمر فیروز راست قلم ــــ قصص الاحمر ــــ فتویٰ کا اعزاز مغلیہ دور میں ــــ مفتی کا عہدہ ــــ مفتی محمد حسین (والد) ــــ ایک علم دوست شخصیت' اقبال کے ہم عصر' خوش پوشاک' رنگین مزاج ــــ خاندان مفتیاں کے شکوہ کی آخری یادگار ــــ ممتاز مفتی کی ولادت اور بچپن ــــ ممتاز مفتی کی والد کے بارے میں صاف گوئی ــــ ممتاز مفتی کی والدہ ــــ حصولِ تعلیم ــــ گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخاں' اسلامیہ کالج لاہور' پیس میموریل کالج انبالہ' بی ڈی پی کالج انبالہ' کریسنٹ ہاسٹل' سید فیاض محمود' سید ضیاء الدین گیلانی' مجید ملک' فلسفہ اور نفسیات کے مطالعہ کا رجحان ــــ برٹرینڈ رسل' میز فیلڈ' ولز' فرائڈ' شا' برگساں' ہالڈین' نٹشے ــــ دوستوفسکی' ایڈیٹ' کرائم اینڈ پنشمنٹ' برادرز کراموزوف ــــ کافکا' دوستوفسکی اور ممتاز مفتی ــــ بٹالہ ــــ شارٹ ہینڈ کالج ــــ سٹینو گرافی ــــ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور ــــ سنٹرل ماڈل اسکول لاہور ــــ ملازمت ــــ سکول ٹیچر ــــ خانیوال' دھرم سالہ' گوجرہ ــــ گمنام خطوط ــــ انکوائری ــــ چک جھمرہ' منٹگمری' قصور' سانگلہ ہل' گورداسپور ــــ ملازمت سے استعفیٰ ــــ آل انڈیا ریڈیو ــــ پرمیلا دیوی ــــ احمد بشیر ــــ قیام پاکستان ــــ بٹالہ سے لاہور ــــ بیداری کے خواب ــــ ریفیوجی کیمپ کی ملازمت ــــ ہفت روزہ

استقلال ـــ انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کا تحقیقی ادارہ ـــ رورشاک ٹسٹ ـــ ایکروبیٹک فلائنگ کا تجربہ ـــ محمود نظامی، یوسف ظفر ـــ آزاد کشمیر ریڈیو تراڑکھل ـــ کشمیر پبلسٹی ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر ـــ ڈائریکٹر ضیاالاسلام سے کشیدگی ـــ انکوائریاں ـــ ویلیج ایڈ پبلسٹی ـــ حفیظ جالندھری ـــ قدرت اللہ شہاب ـــ اوایس ڈی پریذیڈینٹس سیکرٹیریٹ ـــ وزارت اطلاعات سے منسلک ـــ ملازمت سے سبکدوشی ـــ ادبی مصروفیات ودیگر مشاغل ـــ ہومیوپیتھی ـــ ذات کا بدلتا ہوا منظر نامہ ـــ تبدیلی کا محرک ـــ تلاش وجستجو ـــ اختتامِ سفر ـــ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء ـــ حواشی وتعلیقات

باب دوم ۶۶

نفسیات اور افسانوی ادب

نفسیات، ایک تعارف ـــ سگمنڈ فرائڈ ـــ لاشعوری محرکات، ایڈی پس کامپلکس، تحلیل نفسی، طفلی جنسیات، خواب کی تعبیر اور ترجمانی ـــ کارل گستاف ژنگ ـــ اجتماعی لاشعور، آرکی ٹائپ، شخصیت ـــ دروں بیں، بیروں بیں، تضاداتِ نفسِ انسانی ـــ ایلفرڈ ایڈلر ـــ معاشرتی محرکات، احساسِ کمتری، معاشرتی دلچسپی ـــ فرائڈ، ژنگ اور ایڈلر کے تصورات کا مجموعی جائزہ ـــ ادب اور نفسیات ـــ ادب اور تحلیل نفسی ـــ ادب اور لاشعور ـــ تخلیقی عمل اور نفسیات ـــ ادیب اور نفسیات ـــ فرائڈ اور ژنگ کے ادبی تصورات ـــ ادب اور اجتماعی لاشعور ـــ دیومالائی ادب اور اجتماعی لاشعور ـــ علامت اور نفسیات ـــ دیگر ماہرین نفسیات اور ادب ـــ آٹورانک، ہانس جاکس، ارنسٹ جونس، اے اے برل، ایڈمنڈ برگلر ـــ ولہلم رائخ، ایرخ نیومان، ہیولاک ایلس، تھیوڈوررائیک، ابراہام ماسلو، شوماخر، ولہلم سٹیکل ـــ لاشعور اور ادب کے نئے رجحانات ـــ افسانوی ادب اور نفسیات ـــ داستانی ادب ـــ انسانی نفسیات ـــ مغربی افسانوی ادب پر نفسیات کے اثرات ـــ ڈی ایچ لارنس، جیمز جوائس، ورجینا وولف ـــ مارسل پردست، فلابیر، موپساں، ایمل زولا، آلڈس ہکسلے ـــ اردو افسانہ اور نفسیات ـــ انگارے اور جنس نگاری ـــ سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، محمد حسن عسکری، قرۃ العین حیدر، عزیز احمد، سید فیاض محمود، انتظار حسین، انور سجاد، سریندر پرکاش، بلراج مین را، خالدہ حسین، رام لعل، رشید امجد ـــ ادب میں نفسیات کے مختلف رجحانات ـــ شعور کی رو ـــ احمد علی، سجاد ظہیر، محمد حسن عسکری، ممتاز شیریں، قرۃ العین حیدر، کرشن چندر، جوگندر پال، ڈاکٹر احسن فاروقی، انور سجاد ـــ سرئیلزم

— کرشن چندر، عزیز احمد، خالدہ حسین، انور سجاد، دیگر علامتی افسانہ نگار — اظہاریت یا باطن نگاری — احمد علی، رمزیت یا اشاریت اور الہام پرستی — رمزیت اور کافکا — وجودیت — فرائڈ اور ژنگ کے اردو افسانے پر اثرات — حواشی اور تعلیقات

باب سوم ۱۱۸

ممتاز مفتی کے افسانوں کا نفسیاتی مطالعہ

(الف) فکری و فنی تجزیہ

ممتاز مفتی کی افسانہ نگاری — پس منظر — پہلا افسانہ، جھکی جھکی آنکھیں (۱۹۳۶ء) — افسانوں کا انفرادی تجزیہ —

...... پہلے مجموعہ ''اَن کہی'' کے افسانے — ۱۔ آپا ۲۔ بیگانگی ۳۔ جھکی جھکی آنکھیں ۴۔ آپ بیتی ۵۔ اندھیرا ۶۔ خلط ملط ۷۔ یہ دیوی ۸۔ نفرت ۹۔ محلّہ ۱۰۔ غسل آفتابی ۱۱۔ کرن محل کا بھوت ۱۲۔ مہندی والا ہاتھ ۱۳۔ اندھا ۱۴۔ ماتھے کا تل ۱۵۔ مورا ۱۶۔ انطخام ۱۷۔ سیانی —

...... دوسرے مجموعہ ''گہما گہمی'' کے افسانے — ۱۔ بدمعاش ۲۔ میاں کی مرضی ۳۔ وہ کمرہ ۴۔ حد ہوگئی ۵۔ جب اور اَب ۶۔ چڑ ۷۔ دامِ خیالی ۸۔ زندگی ۹۔ شرابی کا راز ۱۰۔ اس کوچے میں ۱۱۔ خواب ۱۲۔ الصدف ۱۳۔ ڈاکٹر کا استعمال ۱۴۔ وہ انجم ۱۵۔ کالے سلیپر —

...... تیسرے مجموعہ ''چپ'' کے افسانے — ۱۔ نیلی ۲۔ چپ ۳۔ پُل ۴۔ احسان علی ۵۔ شائستہ ۶۔ باجی ۷۔ دوراہا ۸۔ پریم نگر ۹۔ تین خدا ۱۰۔ پاگل ۱۱۔ دروازہ ۱۲۔ گہرائیاں ۱۳۔ سہارا ۱۴۔ لیڈی ڈاکٹر ۱۵۔ پیارا پالتو

...... چوتھے مجموعہ ''اسمارائیں'' کے افسانے — ۱۔ سمیع اور اسارہ ۲۔ راں ڑیاں ۳۔ ہائے یہ نوجوان ۴۔ جوار بھاٹا ۵۔ اوئی اللہ ۶۔ احمق ۷۔ موقعہ ۸۔ وہ ہاتھ ۹۔ سو پور کی کھڑکی ۱۰۔ لکھ پتی ۱۱۔ ماں ۱۲۔ مسز کٹلے کا خاوند ۱۳۔ خدا بخش ۱۴۔ گھور اندھیرا ۱۵۔ ریت کی لہریں ۱۶۔ آپ بیتی سمنہ ۱۷۔ گوبر کے ڈھیر

...... پانچویں مجموعہ ''گڑیا گھر'' کے افسانے — ۱۔ گڑیا گھر ۲۔ کھونٹ والا بابا ۳۔ چار گوٹ ۴۔ ذاتی معاملہ ۵۔ بینا کے پاؤں ۶۔ دودھیا سویرا ۷۔ سکارلٹ روڈ ۸۔ نیلی رگ ۹۔ عطیہ ۱۰۔ نومان اور منیرہ ۱۱۔ گھر کی عزت ۱۲۔ جادوگرنی ۱۳۔ میرا گھر ۱۴۔ پردۂ سیمیں

...... چھٹے مجموعہ ''روغنی پتلے'' کے افسانے — ۱۔ سندرتا کا راکشس ۲۔ بش اور بشرہ ۳۔ وہ ۴۔ ان پورنی ۵۔ پکنک

۶۔ باجوؤں کی ڈھونڈ ۷۔ کھل بندھنا ۸۔ روغنی پتلے ۹۔ ڈائری ۱۰۔ اسپرا حویلی ۱۱۔ آغا اور اسمارائیں ۱۲۔ ہانٹڈ ہاؤس ۱۳۔ ایک تھا بادشاہ ۱۴۔ ایلینز ۱۵۔ پرانی شراب نئی بوتل ۱۶۔ حلوائی کی دکان ۱۷۔ وقار محل کا سایہ ۱۸۔ بُت، دیوتا اور سناٹا

......ساتویں مجموعہ ''سمے کا بندھن'' کے افسانے ۔۔۔ ۱۔ سمے کا بندھن ۲۔ ساری بات ۳۔ چٹ کپڑی ۴۔ چکٹ گاڑی، ہونکتا ہوٹر اور موم بتی ۵۔ ایک ہاتھ کی تالی ۶۔ مانا نمانہ ۷۔ یہ دیوی ۸۔ گرین ما ۹۔ عینی اور عفریت ۱۰۔ گرداس، داس گرد ۱۱۔ دومونہی ۱۲۔ رکاوٹ ۱۳۔ کس لئے؟ کیا اس لئے ۱۴۔ اندھا فٹ پاتھیا ۱۵۔ کمرا نمبر ۱۷۔ ۱۶۔ ماڈ ہاؤس ۱۷۔ سیڑھی سرکار ۱۸۔ ایمان۔ اَپ مین، اَپ ۱۹۔ تھرڈ مین۔

......آٹھویں مجموعہ ''کہی نہ جائے'' کے افسانے ۔۔۔ ۱۔ معروف فارانی ۲۔ کہانی کی تلاش ۳۔ اندر والی ۴۔ دیکھن دکھن ۵۔ چوہا ۶۔ بھور سے ۷۔ بلیک پاٹ ۸۔ افسر ۹۔ شام نواس ۱۰۔ آدھے چہرے ۱۱۔ خوش وقتی ۱۲۔ پھیلاؤ کی زیر لبی ۱۳۔ ممتا کا بھید ۱۴۔ سانپ ۱۵۔ سبز پتا ۱۶۔ دو ہاتھ ۱۷۔ جگن ناتھ ۱۸۔ بوتل کا گاگ ۱۹۔ میاں ۲۰۔ بوند بوند بیتی ۔۔۔

...... نویں مجموعہ ''گڈی کی کہانی'' کے افسانے ۔۔۔ ۱۔ گفتگو ۲۔ گوشت کی پہچان ۳۔ نقل یا اصل ۴۔ انوکھی گاڑی ۵۔ اور کنڈی ہلتی رہی ۶۔ انوالومنٹ ۷۔ دھواں دھار ایوان ۸۔ پراسرار آوازیں ۹۔ افسانہ نویس ۱۰۔ ادھوری بات ۱۱۔ سائیں حلوہ ۱۲۔ شادی المرگ ۱۳۔ چٹی شاپ کیپر ۱۴۔ ایوان ۱۵۔ منیر اور منیرہ ۱۶۔ بوند بوند بیتی ۱۷۔ کنڈ ۱۸۔ کٹ پیس اندر باہر ۱۹۔ تیس ہزار ۲۰۔ گڈی کی کہانی

(ب) نفسیاتی تجزیہ

افسانوں کے دو ادوار ۔۔۔ پہلا دور ۔۔۔ نفسِ لاشعور کا اظہار ۔۔۔ فرد کی ذات سے دلچسپی ۔۔۔ ایک آنکھ میں بیسیوں نگاہوں کا سراغ ۔۔۔ انسانی ذہن کی خوابیدہ کائنات ۔۔۔ براہ راست فرائڈ کا مطالعہ ۔۔۔ فرائڈ کے اثرات ۔۔۔ خالص نفسیاتی، افسانہ ۔۔۔ اردو فکشن میں انفرادی رجحان ۔۔۔ ممتاز مفتی کے افسانوی کرداروں کی نفسیات ۔۔۔ کرداروں کا نفسیاتی ماحول ۔۔۔ کرداروں کے نفسیاتی خدوخال ۔۔۔ کرداروں کی تحلیل نفسی ۔۔۔ کرداروں کی نفسی کیفیتیں ۔۔۔ استعاراتی انداز ۔۔۔ باطن نگاری ۔۔۔ لاشعوری خصائص اور مستور کیفیتوں کی جلوہ نمائی ۔۔۔ نفسیاتی اصولوں کے مجرد استعمال سے گریز ۔۔۔ راکھ میں چنگاری ۔۔۔ لاشعوری محرکات ۔۔۔ جنسی محرکات ۔۔۔ دورُخے کردار ۔۔۔ لاشعوری تضادات ۔۔۔ منقسم ذہن ۔۔۔ جنسی تہیجات ۔۔۔ بند بوتل کا جن ۔۔۔ جنسی نفسیات ۔۔۔ جبلتوں کا تجزیہ ۔۔۔ نفسیاتی بگاڑ ۔۔۔ مفروضوں کی حقیقت ۔۔۔ باطل قیاس آرائیاں ۔۔۔ اضطرابی کیفیات ۔۔۔ دیوانگی اور جنون ۔۔۔ شکی

ذہن ــــ نفسیاتی اُلجھنیں ــــ وہم اور خبط کا جبری تسلط ــــ اختلالِ ذہن ــــ مختصر اختلالِ ذہن ــــ افسانوں کا دوسرا دور ــــ ژنگ کے اثرات ــــ اجتماعی لاشعور ــــ تہذیبی رشتوں کی تلاش ــــ مشاہدۂ حق کی جستجو ــــ تلاش ذات کا سفر ــــ دیومالائی جہان ــــ اجتماعی طرزِ احساس ــــ تمثیلی افسانے ــــ نمائشی کلچر کی تصویر کشی ــــ سماجی رویے اور نفسیات ــــ ژنگ اور خدا کا تصور ــــ نفسی لاشعور سے اجتماعی لاشعور تک ــــ حواشی وتعلیقات

باب چہارم ۳۵۴

ممتاز مفتی کے ناول کا نفسیاتی مطالعہ

(الف) اُردو میں نفسیاتی ناول۔ پس منظر

اردو ادب میں نفسیات ــــ علم النفس کی اصطلاح ــــ مرزا محمد ہادی رسوا ــــ پہلا نفسیاتی ناول ــــ امراؤ جان ادا ــــ عزیز احمد ــــ ''گریز''۔ ''ہوس''۔ ''مرمر اور خون''۔ ''آگ''۔ ''ایسی بلندی ایسی پستی'' ــــ راجندر سنگھ بیدی ــــ اِک چادر میلی سی ــــ عصمت چغتائی ــــ ''ٹیڑھی لکیر''۔ ''ضدی''۔ ''معصومہ''۔ ''سودائی'' ــــ سجاد ظہیر ''لندن کی ایک رات''۔ واجدہ تبسم کے ناول ــــ جنسی نفسیات ــــ اکرام اللہ 'گرگِ شب ــــ اوڈی پس کامپلکس ــــ

(ب) ممتاز مفتی کا ناول ــــ علی پور کا ایلی

تعارف ــــ اردو کا ضخیم ناول ــــ آدم جی انعام نہ ملنے پر ردعمل ــــ علی پور کا ایلی ــــ ناول یا سوانح ــــ ''علی پور کا ایلی'' ــــ ایک مکمل ناول ــــ نقادوں کی آرا ــــ علی پور کا ایلی ــــ پلاٹ اور کہانی ــــ مربوط پلاٹ ــــ بنیادی قصہ اور ضمنی قصے ــــ ایلی اور شہزاد کی داستانِ محبت ــــ شہزاد کا المیہ انجام ــــ ناول کے منتخب کردار ــــ ایلی کا کردار ــــ شہزاد کا کردار ــــ علی احمد کا کردار ــــ سادی کا کردار ــــ دیگر کردار ــــ

''علی پور کا ایلی کے کرداروں کا نفسیاتی تجزیہ ــــ جنسی نفسیات ــــ متضاد کیفیتوں کے حامل کردار ــــ کش مکش ــــ تصادم ــــ ضمنی کرداروں پر کمزور گرفت ــــ ''علی پور کا ایلی'' کے مکالمے ــــ علی احمد اور داستان کا مکالمہ ــــ علی احمد اور چاچی حاجاں کا مکالمہ ــــ محلے والیوں کا مکالمہ ــــ ایلی اور شہزاد کا مکالمہ ــــ ایلی اور سادی کا مکالمہ ــــ علی پور کا ایلی ــــ عورت کے حوالے سے ایک پینو راما۔

باب پنجم ۳۸۹

ممتاز مفتی کے فن کا مجموعی جائزہ

اردو افسانے میں نفسیات کی روایت ــــ انسان کی نفسیات ــــ اردو افسانے میں نفسیاتی رجحانات ــــ پلاٹ کے بجائے کردار نگاری ــــ زمان و مکاں کے تصور کا انہدام ــــ استعارے اور علامت کا استعمال ــــ ممتاز مفتی پر اعتراض ــــ کیس ہسٹریاں ــــ فرائڈ اور ہیولاک ایلس کے اثرات ــــ ممتاز مفتی پر فرائڈ کے اثرات ــــ جنسی اور لاشعوری حوالہ ــــ ہیولاک ایلس کی کیس ہسٹریاں ــــ نفسِ لاشعور کے اظہار کا راستہ ــــ جنسی نفسیات کا موضوع ــــ فرائڈ سے متاثر ــــ فرائڈ سے ژنگ ــــ تخلیق افسانہ کے مراحل ــــ ممتاز مفتی اپنے ہم عصروں میں ــــ نقادوں کی بے اعتنائی ــــ ممتاز مفتی اور عصمت چغتائی ــــ نسائی کرداروں کا موازنہ ــــ کہانی کو کہانی کا ذائقہ عطا کرنے والا ــــ ممتاز مفتی اور منٹو ــــ منٹو میرا ساتھی ــــ منٹو، جنس اور عریاں نگاری ــــ ممتاز مفتی، جنس۔ نفسیاتی کیفیت کی عکس نمائی سے مشروط ــــ منٹو کا بُو اور ممتاز مفتی کا مینا کے پاؤں ــــ ممتاز مفتی اور منٹو کے ابنارمل کردار ــــ تجریدیت کی تکنیک ــــ جذبہ رقابت کے حامل کردار ــــ منٹو، باطن میں چھپے ہوئے فطری انسان کی دریافت ــــ ممتاز مفتی، گھریلو رشتوں میں بندھے ہوئے لوگ ــــ ممتاز مفتی اور راجندر سنگھ بیدی ــــ استعارہ اور اساطیر کا استعمال ــــ ممتاز مفتی اور محمد حسن عسکری ــــ شعور، لاشعور ــــ ممتاز مفتی اور انتظار حسین ــــ اندھیرا اور آخری آدمی ــــ آج کا جدید نقاد اور ممتاز مفتی ــــ نئے لحن کا افسانہ نگار ــــ منفرد افسانہ نگار ــــ نئی دنیا کا کشاف ــــ اپنے عہد کا نمایاں افسانہ نگار ــــ نفسیات انسانی کا ترجمان ــــ متحرک اور ارتقا پذیر سفر ــــ نئے اثرات کو قبول کرنے والا ــــ نئے اسرار و معانی سے آشنا ــــ ممتاز مفتی ــــ ایک شخص نہیں، فکشن کا ایک عہد ــــ ممتاز مفتی کا فن، افسانہ نگاری کی تاریخ میں اس کی بقا کا ضامن ــــ

ممتاز مفتی بحیثیت ناول نگار ــــ علی پور کا ایلی ــــ خودسوانحی رجحان پر مبنی کرداری ناول ــــ ناول کے کردار ــــ زبردست تخلیقی قوت کے مظہر ــــ الکھ نگری ــــ ممتاز مفتی کی سوانح عمری ــــ حواشی و تعلیقات۔

ضمیمہ ۴۱۲

محمد طفیل (مدیر نقوش) کے نام ممتاز مفتی کے پانچ نایاب خطوط

کتابیات ۴۱۹

⌘⌘⌘

ابتدائیہ

معلوم کی بازیافت

معلوم کی بازیافت

تحقیق کا لفظ ذہن میں آتے ہی دھیان ان دقیقوں کی طرف منتقل ہوتا ہے جو اس فن کی راہ میں کانٹوں کی طرح بچھے ہوئے ہیں۔تلاش و جستجو کا عمل بجائے خود زندگی کا ایک قرینہ ہے لیکن اس قرینے کو نبھانے کے لئے خود کو زندگی کے رواں دواں دھارے پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔معلوم سے نامعلوم اور یقین سے موہوم تک کے سفر میں زندگی کو اس کے مروجہ ضابطوں سے ہٹ کر برتنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔بہت سے اختیاری معاملات کو جبریت کے ذیل میں رکھنا پڑتا ہے۔معروضیت یہی ہے کہ ہم زندگی کے ہزار رنگوں کو ایک رنگ میں منعکس کر کے دیکھیں۔کائنات کے وسیع پھیلے ہوئے آفاق کو ایک نقطے پر مرتکز کر کے اس جوہر کو دریافت کریں جو اصل مادۂ تخلیق ہے اور جس کی کرشمہ سازی ایک نہیں' ان گنت کائناتوں کو وجود میں لانے کا باعث ہے۔

تحقیق کسی نوع کی ہو اس کا سفر ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ایک عہد یا زمانے کے معلومہ حقائق اپنے مخصوص عہد یا زمانے میں صداقت کے بلند معیاروں کو چھو سکتے ہیں لیکن بعد کے زمانوں میں اُن کی قدر و قیمت کو نئے سرے سے جانچنا پڑتا ہے۔عین ممکن ہے کہ وہ نئے زمانے میں محض مٹی کا ڈھیر ثابت ہوں اور نیا ذہن انہیں یکسر مسترد کر دے۔چنانچہ تحقیق کے باب میں کبھی حتمی رائے قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی فیصلہ صادر کیا جا سکتا ہے۔وہ بات جسے آج ہم اپنی دانست میں درست اور مکمل سمجھ کر حرفِ آخر بنانے پر تلے بیٹھے ہیں' آئندہ زمانے میں محض حرفِ آغاز بھی ہو سکتی ہے۔نئے زمانے کے حالات اور شواہد اسے ایک طرف ڈال کر کسی ایسے نکتے کا کھوج نکال سکتے ہیں جو حقیقت کو مفروضہ بنا دے۔پرانے سفر کی گرد جھاڑنے اور محو ہوتے ہوئے آثار کو نئے رنگ میں دریافت کرنے کا عمل آغاز ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نیا سفر بھی ہمیں پر پیچ الجھاووں میں ڈال کر غبارِ راہ بنا دے لیکن عزمِ سفر استوار ہو تو غبار آلود منظروں میں بھی دیکھنے کو بہت کچھ موجود ہے۔نگہِ بصیرت زا اپنی راہ نکال لیا کرتی ہے۔رواں پانیوں کو کناروں کے اندر رستہ نہ ملے تو وہ کناروں کو خاطر میں نہیں لاتے اور سر پٹختے ہوئے اپنی دُھن میں چلتے چلے جاتے ہیں کبھی اُڈ اُڈ کر اور کبھی دائیں بائیں سے ہو کر کہ انہیں بہر صورت اپنا سفر جاری رکھنا ہے۔

ہم شرمندۂ ساحل اُچھل کر بے کراں ہونے کا ہنر نہیں جانتے بلکہ وہ سب کچھ بھی نہیں جانتے جنہیں جانے بغیر زندگی کا پہیہ حرکت میں نہیں آ سکتا۔ اس حد تک ذوقِ تماشا بھی نہیں رکھتے کہ جھیل میں کنکر پھینک کر لہروں کے بنتے بگڑتے دائروں کو ہی دیکھتے رہیں۔

....

ممتاز مفتی سے ہمارے مکالمے کا آغاز تب ہوا جب وہ اپنی گٹھڑی سمیت کر گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اور پلیٹ فارم خالی پڑا تھا۔ مکالمہ کہیں بھی ہو سکتا ہے' راہ چلتے ہوئے' گھر بیٹھے ہوئے' سوتے جاگتے ہوئے۔ یہ بات ممتاز مفتی نے ہی بتائی کہ مکالمہ اپنے آپ سے' اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ "تو بس اپنے اندر دھیان کر۔ سب کچھ انسان کے اندر ہوتا ہے۔" لیکن اندر تو خالی ہے کسی ویران سرائے کی طرح۔ آندھیاں اور جھکڑ چلتے رہتے ہیں' سوائے گرد و غبار کے کچھ نہیں۔ کوئی مسافر اِدھر کا رُخ نہیں کرتا۔ کہنے لگے "یہ تب ہوتا ہے جب انسان رستہ بنانے لگتا ہے اور زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ خود کو اپنے اوپر مسلط کرنے لگتا ہے۔ تو خود کو اپنے اوپر سے اتار کر پھینک' پھر دیکھ کیا ہوتا ہے"؟

ہم نے کہا' مفتی جی' پھر کیا ہوتا ہے؟ کہنے لگے کہ "پھر راستہ آتا ہے اور انسان کے قدموں سے سرکتا رہتا ہے۔ انسان زندگی نہیں گزارتا بلکہ زندگی اس پر گزرتی ہے۔ مجھے دیکھ' نوے سال تک زندگی مجھ پر گزرتی رہی ہے۔ زندگی بھر میں نے راہ نہیں بنائی بلکہ راستے آتے گئے اور میں انہیں ناپتا رہا۔ چار ایک بار راہ بنانے کے مواقع بھی آئے مگر میں نے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا۔ راہ بناؤ تو صراطِ مستقیمہ بننا پڑتا ہے۔ سانپ چال کا اپنا مزہ ہے۔ راہ سے اِدھر اُدھر ہونا ہی زندگی ہے۔ زندگی کو بھلا ضابطے میں قید کیا جا سکتا ہے۔"

ممتاز مفتی سے ہمارا مکالمہ جاری رہا۔ ایک روز ہم نے پوچھا' مفتی جی' آپ میں تو شدت بہت تھی' پھر یہ بوند بوند ٹپکنا کیا مفہوم رکھتا ہے؟ کہنے لگے "یہ بوند بوند جمع ہوتا رہے تو انسان بھر جاتا ہے۔ پھر سمندر میں مد و جزر اٹھتا ہے۔ طوفان چلتے ہیں۔ مجھے دیکھو۔ بڑے سے بڑا غم دھچکا نہیں لگاتا۔ بوند بوند گرتا ہے' بھر جاتا ہوں۔ پھر طوفانی چھینٹے اُٹھتے ہیں' پٹختے ہیں۔ بڑی سے بڑی خوشی شادی المرگ نہیں کرتی۔ بوند بوند جمع ہوتی ہے۔ پھر وجدان کی بھابھڑی چل جاتی ہے۔ عشق دھارے میں نہیں آتا۔ بوند بوند اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ پھر انجانے میں کسی بوتل سے جن نکل آتا ہے۔"

....

ہم نے جب ممتاز مفتی کے حوالے سے کام کرنے کا ارادہ باندھا تو ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ مفتی جی خود ہمارے راستے کا پتھر بن جائیں گے۔ ہمیں اِدھر اُدھر باتوں میں لگائے رکھیں گے اور گاڑی نکل جائے گی۔ پچھلے چھ سات برسوں میں یہی کچھ ہمارے ساتھ ہوتا رہا۔ البتہ ہم نے مفتی جی کی یہ بات دھیان میں رکھی کہ ''بوند بوند جمع ہوتا رہے تو انسان بھر جاتا ہے۔ پھر سمندر میں مدوجزر اٹھتا ہے۔ طوفان چلتے ہیں۔'' سو ہم نے ممتاز مفتی کو بوند بوند جمع کرنا شروع کیا۔ اِدھر اُدھر بکھری ہوئی چیزیں چنتے رہے۔ لیکن اس خیال سے نہیں کہ ہم کوئی بڑا معرکہ سر کرنے جا رہے ہیں بلکہ یہ سوچ کر کہ اس بہانے ممتاز مفتی کی برس ہا برس کو محیط تخلیقات سے شناسائی حاصل ہو جائے گی۔ ہمارے ایک یارِ مہرباں، جو اپنی مہربانی اور نامہربانی کے درمیان بہت کم فاصلہ رکھتے ہیں، ہمیں ممتاز مفتی کی کتابوں کا ایک سیٹ خرید کر دے گئے۔ چند ایک کتابیں دستیاب نہ ہو سکیں، تو اس کے لئے ایک دو لائبریریاں دیکھیں۔ وہ بھی مل گئیں۔ ممتاز مفتی کے فن اور شخصیت پر لکھے گئے مقالے بھی دیکھ لئے گئے۔ ادبی رسائل میں شائع ہونے والے مضامین بھی نظر سے گزرے، جن میں زیادہ تر ممتاز مفتی کی شخصیت کو موضوع بنایا گیا تھا۔ افسانے اور ناول کے حوالے سے مرتب ہونے والی کتابیں، نقادوں کی تنقیدیں، تبصرہ نگاروں کے تبصرے اور جائزہ نگاروں کے جائزے۔ اردو فکشن پر ایم۔ اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کے تحقیقی مقالے، افسانے کے موضوع پر منعقد ہونے والے سیمینارز اور سمپوزیمز کی روئیدادیں، ممتاز مفتی کے انٹرویوز، الغرض ممکنہ حد تک اور اپنی بساط کے مطابق جہاں تک ہماری رسائی ہو سکتی تھی، ہم نے بنیادی اور حوالہ جاتی مواد اکٹھا کرنے اور انہیں چھانٹ کر موضوع کی رعایت سے الگ الگ فائلوں میں ترتیب دینے کا کام جاری رکھا۔ یہ کام تین برس پہلے تک تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ لیکن اسے ضبطِ تحریر میں لانے کے لئے جو توجہ اور یکسوئی درکار تھی، وہ میسر نہ آ سکی۔

اس سلسلے میں ایک رکاوٹ یہ بھی رہی کہ موضوع کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیک وقت دو سمتوں میں سفر کر کے تخلیقات کا جائزہ لینا تھا۔ فکشن میں خصوصاً افسانے کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ اسے جب تک آپ ایک سے زائد بار نہیں پڑھتے اور اس کے مافیہ تک رسائی کے لئے جگر کاوی کے مرحلے طے نہیں کرتے، تب تک وہ آسانی سے ہاتھ آنے والی شے نہیں۔ ممتاز مفتی کے بعض افسانے تو ایک ہی خواندگی میں کھل جاتے ہیں۔ لیکن بعض اپنی کرداری پیچیدگیوں کے سبب تفہیم کے لئے وقت لیتے ہیں۔ ممتاز مفتی کے حوالے سے ایک مشکل یہ بھی رہی کہ انہیں بہت کم نقادوں نے لائقِ اعتنا سمجھا ہے۔ جبکہ ان کے ہم عصروں پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اکثر لکھنے والوں کو ان کے فن سے زیادہ ان کی شخصیت میں کشش محسوس ہوئی۔ چنانچہ ان کا قلم اُن کی شخصیت کے سحر سے آزاد نہیں ہو سکا یا پھر ان کے ابتدائی عہد کے چند افسانوں کو بنیاد بنا کر اُن کے فن پر تبصرہ نما مضامین لکھ دیئے گئے۔